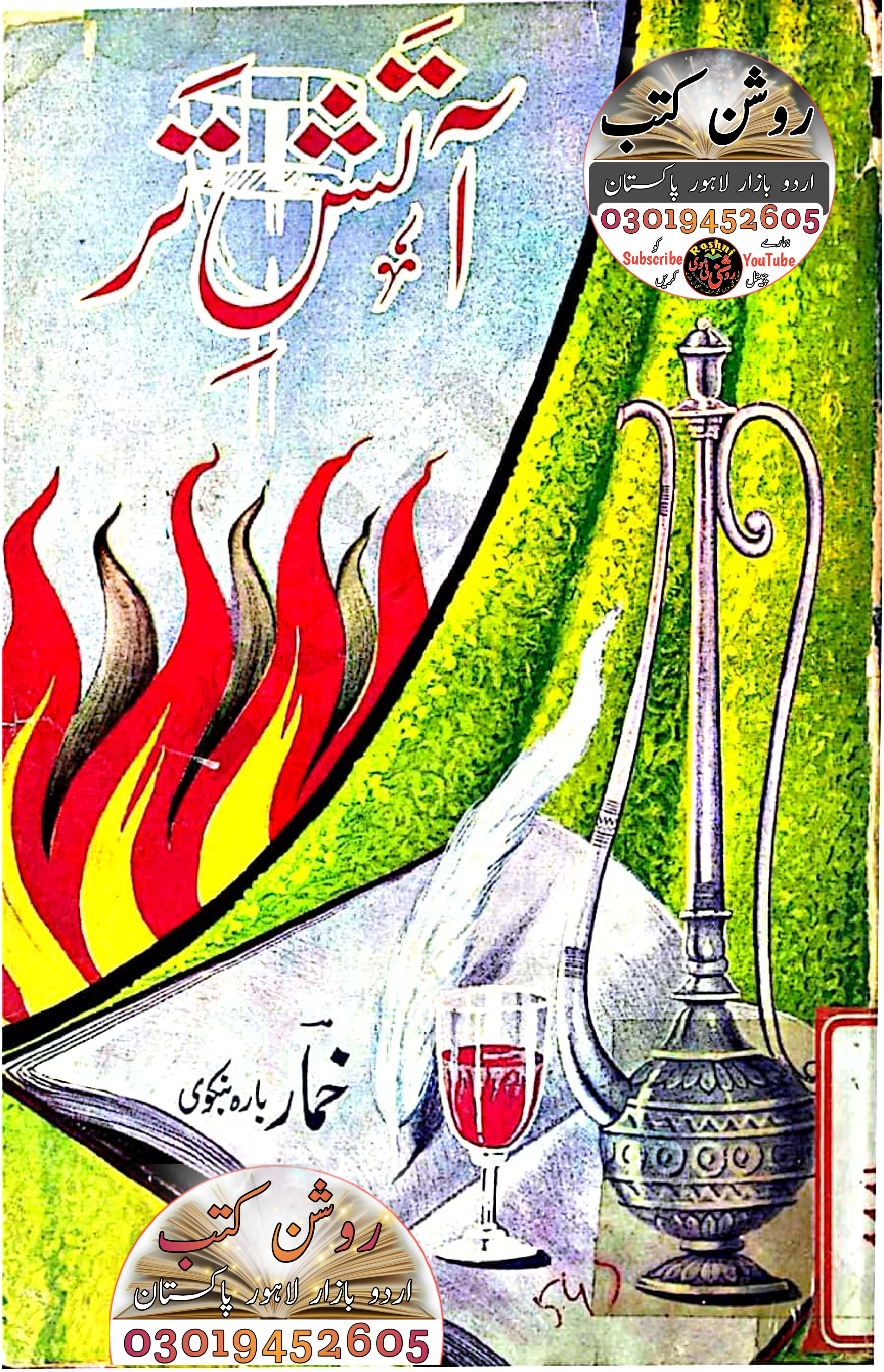

روشن کتب
اردو بازار لاہور پاکستان
03019452605
ہمارے چینل کو Subscribe کریں YouTube
روشن کتب
اردو بازار لاہور پاکستان
03019452605
Scanned by CamScanner

یوٹیوب چینل Roshni TV کے وزٹ کے لئے نیچے ٹچ کریں

روشن کتب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس گروپ میں وقتا فوقتا آپ کو تفاسیر القرآن، احادیث، اسلامی، تاریخی، مذہبی، سیاسی نفسیاتی، شاعری، فلسفہ، سائنس، سفرنامے، صحت و تعلیم، تنز و مزاح، سوانح حیات، فقہ ناول، تہذیب و تحقیق پر مبنی کتب ملیں گی۔ یہ کتاب اور من پسند کتابیں ڈاک کے ذریعے منگوانے کے لئے رابطہ کریں۔

ہمارے Whatsapp گروپ میں شامل ہونے کے لئے رابطہ کریں

ہم سے رابطہ کے لئے : 923019452605+

روشن کتب اردو بازار لاہور پاکستان

03019452605

آپ whatsapp پر رابطہ کے لئے اوپر نمبر پر ٹچ کریں

روشن کتب

ڈیجیٹل کتاب اصلی کتاب کا بدل نہیں بن سکتی

گھر بیٹھے بیٹھے اپنی

من پسند کتاب بذریعہ ڈاک دو تین

دن میں حاصل کریں انتہائی مناسب

قیمت پر صرف روشن

کتب کے ذریعے

Roshni
روشنی ٹی وی
اصلاح بھی مزاح بھی صرف روشنی ٹی وی پہ
03019452605

Roshni
روشنی ٹی وی
اصلاح بھی مزاح بھی صرف روشنی ٹی وی پہ
03019452605

من پسند کتاب یا اس کتاب کو خریدنے کے لئے نمبر پر کلک کریں

03019452605

آتشِ تر

خُمار بارہ بنکوی

ناشر
نیشنل بک ڈپو
مچھلی کمان۔ حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

rekhta

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

○

کتابت : ـــــــ محمد عبدالسلام خوشنویس

طباعت : نیشنل فائن پرنٹنگ پریس چارکمان حیدرآباد

سن طباعت : ـــــــ نومبر، ۱۹۶۴ء

قیمت : ـــــــ چار روپے

Scanned by CamScanner

ترتیب

اِس دَور کے انسان دفا بھُول گئے ہیں ______ ۱۵

دَرد بے کیف غم بے مَزا ہوگیا ______ ۱۷

سُکونِ مستقل سے دِل جو گھبرایا تو کیا ہوگا ______ ۱۹

وہ جو مَست آنکھوں کو مَل کر رَہ گئے ______ ۲۱

مُجھ کو بہ جان و دِل قبول نغمے کو نغمہ ہی سمجھ ______ ۲۳

منظُور شکستِ دِل مجھ کو اپنا ہی اِک غمخوار سہی ______ ۲۵

بادہ چھَلکا کے اپنے جام سے ہم ______ ۲۷

سجدوں کی رسمِ کُہنہ کو ہوش گنوا کے بھُول جا ______ ۲۹

شکستِ دِل تو نہیں ہوں شکستہ پا ہوں میں ______ ۳۱

دِل و نگاہ پہ روشن لَب و ذہن سے دُور ______ ۳۳

ٹوُٹ کر جب تک حَوادث آشنا ہوتا نہیں ______ ۳۵

غمِ دُنیا نے ہمیں جب کبھی ناشاد کیا ______ ۳۷

مِرے حال پہ وہ ترس کھا رہے ہیں ______ ۳۹

بغور سُننے لگے سب مری کہانی کو ______ ۴۱

نہیں ہوتا مُداوائے غمِ پنہاں نہیں ہوتا ______ ۴۳

Scanned by CamScanner

رازِ اپنے عشق کا بھید درد دُنیا پا گئی ــــــــــــــ ۴۵
بجھ گیا دل حیات باقی ہے ــــــــــــــ ۴۷
اندھیری رات تھی گو چاند بھی تھا اور تارے بھی ــــــــــــــ ۴۹
راز یہ اِفشا ہوا ایک زمانے کے بعد ــــــــــــــ ۵۱
نمی بے نُور ہوئی جاتی ہے ــــــــــــــ ۵۳
بٹ گئیں بے قراریاں زندگی کا مزا آ گیا ــــــــــــــ ۵۵
قصدِ فریاد نہیں اے دلِ ناشاد نہیں ــــــــــــــ ۵۷
وقت نے انگڑائی لی ہے آج کل ــــــــــــــ ۵۹
سیلِ حوادث سے نہ گھبرائیے ــــــــــــــ ۶۲
لُطفِ دوزخ بھی لُطفِ جنّت بھی ــــــــــــــ ۶۴
غمِ نہاں کو بھلایا، مگر بھلا نہ سکے ــــــــــــــ ۶۶
کہیں شعر و نغمہ بن کے کہیں آنسوؤں میں ڈھل کے ــــــــــــــ ۶۸
دن گئے شباب کے زندگی بدل گئی ــــــــــــــ ۷۰
دل کشی چمن فزوں، جشنِ بہار جاوداں ــــــــــــــ ۷۲
دل ہے تپاں نہ آنکھ ہی پُر نم ہے ان دنوں ــــــــــــــ ۷۴
جامِ شب لیے ہوئے مینا لیے ہوئے ــــــــــــــ ۷۶
نقدِ مال و غم جو عطا کر رہے ہیں آپ ــــــــــــــ ۷۷
جب وہ پشیمان نظر آئے ہیں ــــــــــــــ ۷۹
رخصت اے جانِ تمنّا آ گیا وقتِ فراق ــــــــــــــ ۸۱
غمِ دُنیا بہت ایذا رساں ہے ــــــــــــــ ۸۳

Scanned by CamScanner

وہ بدنصیب ہیں جنہیں غم ناگوار ہے ــــــــــــ ۸۵

وہ ہمیں جس قدر آزماتے رہے ــــــــــــ ۸۷

دل ہے برائے نام اب دل میں شگفتگی نہیں ــــــــــــ ۸۹

ضبط کو نذرِ آہ کر ڈالا ــــــــــــ ۹۱

تیرِ غم نے جو دل پہ مارے ہیں ــــــــــــ ۹۳

ہزار رنج سر آنکھوں پہ بات ہی کیا ہے ــــــــــــ ۹۵

ضبط کی آب و تاب سے عشق کو جگمگائے جا ــــــــــــ ۹۷

مٹا جاتا ہوں میں دُنیا کو عبرت ہوتی جاتی ہے ــــــــــــ ۹۹

مجھ کو ہونا تھا پریشاں میں پریشاں ہو گیا ــــــــــــ ۱۰۱

کیا اُڑتی ہیں ہم بادہ پرستوں سے گھٹائیں ــــــــــــ ۱۰۳

علم و فن کے دیوانے عاشقی سے ڈرتے ہیں ــــــــــــ ۱۰۵

خمارِ حزیں مسکراتا چلا جا ــــــــــــ ۱۰۷

جو نظر باعثِ تسکینِ جہاں ہوتی ہے ــــــــــــ ۱۰۹

کیا جانے کون منزلِ راحت نظر میں ہے ــــــــــــ ۱۱۱

رُوح تھی مسرور دل تھا شادماں کل رات کو ــــــــــــ ۱۱۳

ہجر کی رُت غمگین فضائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی ــــــــــــ ۱۱۵

اُن کی تسلیوں کا بھی دل پہ کوئی اثر نہیں ــــــــــــ ۱۱۷

Scanned by CamScanner

راز سب اپنے عشق کے بزم پہ چھپا کے رہ گئے ـــــــ ۱۱۹

جو منکرینِ عشق بہت شادماں رہے ـــــــ ۱۲۱

اب اتنی رہ و رسم ہے زندگی سے ـــــــ ۱۲۳

ایک شعلہ سا گرا شیشے سے پیمانے میں ـــــــ ۱۲۵

واقف نہیں تم اپنی نگاہوں کے اثر سے ـــــــ ۱۲۷

جور و جفائے حُسن بھی عشق کے حق میں کم نہیں ـــــــ ۱۲۹

محبت بھی کیا شئے ہے اللہ جانے ـــــــ ۱۳۱

بہاریں یوں سمٹ آئی تھیں کُل زمانے کی ـــــــ ۱۳۳

رہا خوف غم، غم اُٹھانے سے پہلے ـــــــ ۱۳۵

اے ہنسنے والو تم سے مرا ایک سوال ہے ـــــــ ۱۳۷

نگاہِ ناز بھی دل پر گراں معلوم ہوتی ہے ـــــــ ۱۳۹

ہر چوٹ اُبھر سی جاتی ہے، ہر زخم ہرا ہو جاتا ہے ـــــــ ۱۴۱

آج ہم ناگہاں کسی سے ملے ـــــــ ۱۴۳

جب سے اُس بے وفا سے اَن بَن ہے ـــــــ ۱۴۵

دردِ دل میں کمی نہ ہو جائے ـــــــ ۱۴۷

سنگ و آہن سے گرانی میں سوا ہوتا ہے ـــــــ ۱۴۸

یہی تنکے ابھی برہم نظامِ گلستاں کرلیں ـــــــ ۱۴۹

اب شوخیاں کسی کی ہیں قیدِ حجاب میں ـــــــ ۱۵۰

کیف و سُرور جو بھی بَن، بے حد و بے حساب بَن ـــــــ ۱۵۱

Scanned by CamScanner

حرفِ آغاز

غزل، جس کا ہر شعر ہَوا کے نرم اور لطیف جھونکے کی طرح آئے اور گذر جائے اور دِل میں تازگی کی ایک کیفیت پیدا کر جائے'۔ یہ ہے خمار کی شاعری ___ اِس میں غزل کی کئی سو برس کی روایات کی تہذیب اور شائستگی ہے ___ اور سَہل بیانی کا ایک ایسا جادُو ہے جو فریب میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ یہ یقین کرنے کو جی چاہنے لگتا ہے کہ ایسا شعر تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں، مگر اقبال اور غالب کے رنگ میں کہنا آسان ہے اور اِس رنگ میں کہنا مُشکل ___ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اِس میں فکر اور خیال کی گہیرتا اور تشبیہہ و استعارہ کی تراش خراش

Scanned by CamScanner

ایک سِرے سے ہے ہی نہیں، جس کی نقل کی جائے۔ یہ میر اور اُن کے ہم عصروں کی روایت ہے، جن کے یہاں خارجی آرائش برائے نام تھی۔ یہ شاعری شاعر کی اپنی طبیعت کی شگفتگی اور شخصیّت کی دِلنوازی سے آراستہ ہے اور اُس شخصیّت کی نقل کرنا مُنہ چڑانے کے برابر ہے۔

خمار بڑے اچھے دوست ہیں اور اُن کا پیارا پن اور سادگی اُن کی غزلوں میں منتقل ہو گئی ہے۔

غمِ نہاں کو بُھلایا مگر بُھلا نہ سکے
لبوں کو چھیڑ لیا دل سے مُسکرا نہ سکے

دل کو ترکِ محبّت پہ کیا کیا ہے ناز
لیکن اُن کا اگر سامنا ہو گیا

زندگی کا یہ عالم ہے تیرے بغیر
شاخ سے پھول گویا جُدا ہو گیا

غمِ دُنیا نے ہمیں جب کبھی ناشاد کیا
اے غمِ دوست تجھے ہم نے بہت یاد کیا

مجھے قبول دو عالم کی ظلمتیں یارب
اُجالا ہو نہ کبھی اُن کی انجمن سے دُور

Scanned by CamScanner

جام و ساغر کہاں وہ آنکھ کہاں
چند یوں ہی سے استعارے ہیں
اے غمِ دوست تیری عمر دراز
ہم نے جنت میں دن گزارے ہیں

ان اشعار میں جن کا انتخاب بغیر کاوش کے کیا گیا ہے، محبوب کی دلبری اور عاشق کی غم آشنا دلنوازی دونوں کا امتزاج ہے۔ محبوب پر طنز خمار کی فطرت میں نہیں ہے۔ اس شاعری میں وہی محبوب نوازی ہے جو دکن کے ولی کی خصوصیت ہے۔ اسی کو میں نے خمار کی سادگی اور پیارا پن کہا ہے۔

ایک اور بات جو ان کے یہاں نمایاں ہے وہ زندہ رہنے کا حوصلہ ہے۔ جس کا اظہار وہ بہت کھلے الفاظ میں نہیں کرتے، یہ کیفیت بہت رچی ہوئی ہے ؎

محبت انتظارِ دائمی کا نام ہے اے دل
کوئی آیا تو کیا ہوگا نہیں آیا تو کیا ہوگا

ظاہر ہے اس مزاج کے شاعر کے لیئے زندگی کبھی لطف سے خالی نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو زمانے کی شکایت کرتے رہتے ہیں اس حسین لذت سے واقف نہیں ہیں، جو اس شعر میں ہے ؎

Scanned by CamScanner

حفاظت چاہیے دل کی حفاظت چھوڑ گلشن کی
اُجڑ جاتا ہے دل، گلشن کبھی ویراں نہیں ہوتا

اسی بات کو انہوں نے ایک دوسرے اور بالکل ہی دوسرے انداز سے کہا ہے اور یہاں وہ کھُل گئے ہیں اور اپنی خود اعتمادی کا اعلان کر دیا ہے ؎

شکستہ دل تو نہیں ہوں شکستہ پا ہوں میں
بڑے غرور سے منزل کو دیکھتا ہوں میں

اس شاعری کی کارفرمائی حُسن و عشق کی چند محدود واردا توں تک ہے، لیکن وہ ایسی ہیں جن سے زندگی کی لذّت بڑھ جاتی ہے اور زندہ رہنے میں مزا آنے لگتا ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی کہیں کہیں اخلاقی مسائل جھلکنے لگتے ہیں اور غمِ دوراں غمِ جاناں کے برابر آکھڑا ہوتا ہے مگر اس اندازِ دلبری کے ساتھ کہ شعر کی سُبک رفتار میں کسی قسم کی گرانی پیدا نہیں ہونے پاتی۔

خمار کی غزلوں کی ایک اور خصوصیت اُن کی بے پناہ نغمگی ہے، میرا خیال ہے کہ شاعر کی فکر پر اُس کے گلے کا بہت اثر پڑتا ہے، کیونکہ تخلیقِ شعر کے وقت وہ اُس کے خارجی اور داخلی آہنگ کو اپنے ہی گلے کی آواز میں سُنتا ہے۔ خمار کے ترنّم میں ایک نشاط انگیز سوز ہے۔ یہی نشاط انگیز سوز ان کے شعروں میں بھی ہے

Scanned by CamScanner

مجھے یقین ہے کہ آپ کاغذ پر بھی اُن کی گُنگُناہٹ محسوس کر سکتے ہیں ۔

خمار کے معنوی اور شعری خاندان کا سلسلہ غالب، اقبال اور جوش سے نہیں ملتا ۔ جگر مُرادآبادی کا عکس زیادہ ہے ۔ مگر یہ صرف عکس ہی ہے ۔ اصلیت خمار اور اُن کی شاعری ہے ۔ اس زمانے میں جب شاعری فکری رُجحانات اور سماجی مفہوم سے بہت زیادہ بوجھل ہو گئی ہے، ایسی لطیف شاعری تسکینِ رُوح کا باعث ہے جس کی مہک پھولوں کی طرح بھینی اور پرواز تتلیوں کی طرح سُبک ہے ۔

یہ مجموعہ جتنا مختصر ہے اتنا ہی دلفریب ہے ۔ یہ ایک خوبصورت سوغات اور حسین تحفہ ہے خمار کی طرف سے ۔ کون ہے جو اسے ہاتھوں ہاتھ نہیں لے گا ۔

سردار جعفری

بمبئی ۔ اگست ۱۹۶۴ء

"لیلائے غزل

کے

دیوانوں کے نام"

rekhta

Scanned by CamScanner

○

اِس دَور کے اِنسان وَفا بھول گئے ہیں
بے چارے فرشتے ہیں خطا بھول گئے ہیں

اب میری محبت کو نہیں اس کی بھی پَروا
وہ یاد مجھے کرتے ہیں، یا بھول گئے ہیں

منزل مِرا مقصود ہے یا دُوریٔ منزل
یہ بات مِرے رَاہنما بھول گئے ہیں

مُدّت ہوئی میں غم سے بھی محرُوم ہوں یارب
کیا حَادثے بھی میرا پتہ بھول گئے ہیں

Scanned by CamScanner

ہم بھول گئے ان کو خوشی بھی ہے یہ لیکن
یہ رنج بھی ہے واقعی کیا بھول گئے ہیں

آزار سہی عشق مگر ہائے رے لذت
وہ درد ملا ہے کہ دوا بھول گئے ہیں

کس منہ سے شکایت کریں ہم تلخیٔ غم کی
کیا زہرِ مسرت کا مزا بھول گئے ہیں

کہنا ہے خمار ان سے بہت کچھ ہمیں لیکن
کیا جانیے کیا یاد ہے کیا بھول گئے ہیں

O

Scanned by CamScanner

○

دَرد بے کیف غم بے مَزا ہوگیا
ہو نہ ہو کوئی مجھ سے خَفا ہوگیا

بعدِ ترکِ تعلق یہ کیا ہوگیا
رَبط پہلے سے بھی کچھ سِوا ہوگیا

اِلتفاتِ مُسلسل بَلا ہوگیا
خود میں گھبرا کے اُن سے خَفا ہوگیا

غم نے اِس طرح گِن گِن کے بَدلے لِئے
مُسکرانا بھی اِک حَادثہ ہوگیا

Scanned by CamScanner

دل کو ترکِ محبت پہ کیا کیا ہے ناز
لیکن اُن کا اگر سامنا ہو گیا

زندگی کا یہ عالم ہے تیرے بغیر
شاخ سے پھُول گویا جُدا ہو گیا

اور بھی عشق کی جان پر بن گئی
حُسن جب مُبتلائے وفا ہو گیا

دل کچھ اس طرح دھڑکا تری یاد میں
میں یہ سمجھا ترا سامنا ہو گیا

عشق میں جان بھی دیدی میں نے خمارؔ
آج حق زندگی کا ادا ہو گیا

○

Scanned by CamScanner

○

سکونِ مستقل سے دِل جو گھبرایا تو کیا ہوگا
فریبِ ترکِ اُلفت بھی نہ راس آیا تو کیا ہوگا

محبّت انتظارِ دائمی کا نام ہے اے دِل
کوئی آیا تو کیا ہوگا نہیں آیا تو کیا ہوگا

یہ کیسا محشرِ نَو ہے نہ آنسو ہیں نہ آہیں ہیں
سنبھل اے عشق اگر غم نے بھی ٹھکرایا تو کیا ہوگا

نہ کر ناز اے دلِ ناداں ابھی ترکِ محبّت پر
نصیبِ دُشمناں کوئی جو یاد آیا تو کیا ہوگا

Scanned by CamScanner

غزل بعدِ جگرؔ[1] اِک کشتیِ بے ناخدا سی ہے
اگر طوفان کوئی اسے خمارؔ آیا تو کیا ہوگا

○

[1] جگرؔ مرادآبادی مرحوم

Scanned by CamScanner

وہ جو مَست آنکھوں کو مَل کر رہ گئے
کیسے کیسے دَور چَل کر رہ گئے

آہ جن اشکوں کو پی جانا پڑا
اُف جو دَریا رُخ بَدل کر رہ گئے

لغزشیں بے کیف سجدے بے مزا
دِل جو بدلا سب بَدل کر رہ گئے

آ بھی جا اب اے مرے ماہِ تمام
دِن بھی اب راتوں میں ڈھل کر رہ گئے

Scanned by CamScanner

غم کسے ہو آشیانے کا مرے
چار تنکے ہی تو جل کر رہ گئے

ہم تو بہکے عشق میں ناصح مگر
ہائے رے وہ جو سنبھل کر رہ گئے

وقت کے ہاتھوں ہزاروں کارواں
منزلیں اپنی بدل کر رہ گئے

شمع جل اُٹھی تو پروانے جلے
پیشتر ہی کیوں نہ جل کر رہ گئے

مُسکرانے کے ارادے اے خمارؔ
بارہا اشکوں میں ڈھل کر رہ گئے

rekhta
Scanned by CamScanner

مجھکو بہ جان و دل قبول نغمے کو نغمہ ہی سمجھ
ساز پہ بیتتی ہے کیا، یہ بھی کبھی کبھی سمجھ

عشق ہے تشنگی کا نام، توڑ دے گر ملے بھی جام
شدّتِ تشنگی نہ دیکھ، لذّتِ تشنگی سمجھ

عقل کے کاروبار میں، دل کو بھی رکھ شریکِ کار
دِل کے معاملات میں عقل کو اجنبی سمجھ

حُسن کی مہربانیاں عشق کے حق میں زہر ہیں
حُسن کے اجتناب تک عشق کی زندگی سمجھ

rekhta
Scanned by CamScanner

عشق ہے وحدتِ تمام، شرک ہے عشق میں حرام
اپنی خوشی خوشی نہ جان، اس کی خوشی خوشی سمجھ

غنچہ و گُل کے ساتھ ساتھ دِل کی طرف بھی اِک نظر
شیفتۂ شگفتگی، وجہِ شگفتگی سمجھ

ترکِ تعلقات بھی، عینِ تعلقات ہے
آگ بُجھی ہوئی نہ جان، آگ دَبی ہوئی سمجھ

ایسے بھی راز ہیں خمارؔ ہوتے نہیں جو آشکار
اپنی ہی مشکلیں نہ دیکھ، اُن کی بھی بے بسی سمجھ

○

Scanned by CamScanner

○

منظور شکستِ دِل مجھکو اپنا یہی اِک غم خوار سہی
بے کیفیٔ خلوت کچھ تو مٹے، نغمہ نہ سہی جھنکار سہی

نسبت تو چمن سے رکھتے ہیں اَرباب چمن پر بار سہی
پھولوں کو مُبارک رعنائی، ہم خار اگر ہیں خار سہی

آئی ہیں بہاریں زنداں تک، کس دن یہ لہو کام آئے گا
دیوانو بہ یادِ صحنِ چمن تزئینِ در و دیوار سہی

ٹُوٹے ہوئے دِل کو پروا کیا، ناشاد رہے یا شاد رہے
ڈُوبی ہوئی کشتی کو غم کیا، ساحل نہ سہی منجدھار سہی

LIBRARY
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

Scanned by CamScanner

دیکھا نہیں جا سکتا جلوہ ایسا تو نہیں لیکن اے دل
توہینِ جمالِ یار نہ ہو اپنی ہی نظر بیمار سہی

تم جیسے ہی بندوں کے دم سے دوزخ ہے پُر رونق دُنیا
میخانہ سلامت اے واعظ جنّت کے تمہیں حقدار سہی

کانٹے جو بچھائے یہ دُنیا گھبرا نہ خمارؔ اے بلبلِ یا
تبلیغِ محبّت کرتا جا، ماحولِ وفا بیزار سہی

○

○

بادہ چھلکا کے اپنے جام سے ہم
صبح پر ہنس رہے ہیں شام سے ہم

مُسکرانا کسے عزیز نہیں
ڈرتے ہیں غم کے انتقام سے ہم

اپنے بھی نقشِ پا جہاں دیکھے
ہو کے گذرے نہ اُس مقام سے ہم

دِل ہمارا ابھی ہے نڈھال مگر
بے تعلق ہیں وضعِ عام سے ہم

Scanned by CamScanner

اس سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں
کانپتے ہیں خوشی کے نام سے ہم

ہائے رے مُہرِ مہریِ ساقی
پی کے بھی اُٹھے تشنہ کام سے ہم

بے خودی کام آ گئی ورنہ
اے زمانے گئے تھے کام سے ہم

شیشۂ دِل شکستہ آنکھیں نَم
جی رہے ہیں کِس اہتمام سے ہم

شب پڑی ہے گُزارنے کو خمار
اور گھبرا رہے ہیں شام سے ہم

O

Scanned by CamScanner

○

سجدوں کی رسمِ کہنہ کو ہوش گنوا کے بھول جا
سنگِ درِ حبیب پر سر کو جھکا کے بھول جا

عشق کو برقرار رکھ، دل کو لگا کے بھول جا
اُس سے بھی مطمئن نہ ہو اُس کو بھی پا کے بھول جا

دل سے تڑپ جدا نہ کر، ساز کو بے صدا نہ کر
درد جو ہو فغاں طلب، ہونٹ ہلا کے بھول جا

درد اُٹھے اُٹھا کرے، چوٹ لگے، لگا کرے
کچھ بھی ہو تو بنامِ دوست ہنس کے ہنسا کے بھول جا

Scanned by CamScanner

اُس کے سِتم کی داستاں آنے نہ پائے تا زباں
دِل ہو اگر بہت تپاں خود کو سُنا کے بھُول جا

جام بہ دست دمے بہ جام یُونہی گذار صُبح و شام
زِیست کی تلخیٔ مُدام پی کے پلا کے بھُول جا

منزلِ عشق سے گذر بے خود و مست و بے خبر
چوٹ لگے تو اُف نہ کر دِل کو دبا کے بھُول جا

گذرے ہوئے زمانے کو یاد نہ کر کبھی خمارؔ
اور جو یاد آ ہی جائے اشک بہا کے بھُول جا

○

Scanned by CamScanner

○

شکستہ دِل تو نہیں ہوں شکستہ پا ہوں میں
بڑے غُرور سے منزل کو دیکھتا ہوں میں

مرے نشاط کی دُنیا اُجاڑنے والے
تمام شب تُجھے پہلو میں ڈھونڈتا ہوں میں

حریمِ ناز کی رفعت ارے مَعاذاللہ
دُعا لَرز کے پُکاری کہ نارَسا ہوں میں

کبھی ہوا جو اُنہیں میرے دَرد کا احساس
مرا نصیب پُکارا کہ دیکھتا ہوں میں

Scanned by CamScanner

اجل خمار مرا آ کے کیا بگاڑے گی
کہ موت آنے سے پہلے ہی مر چکا ہوں میں

O

O

آپ کی ضد بے محل سے کل یہ ستم
سب کی نظروں کا اعتبار گیا

ترکِ الفت ارے معاذ اللہ
بے قراری گئی قرار گیا

O

Scanned by CamScanner

○

دِل و نگاہ پہ روشن لبؔ و دَہن سے دُور
رموزِ حُسن و محبّت ہیں عِلم و فن سے دُور

مجھے قبول دو عالم کی ظلمتیں یارب
اُجالا ہو نہ کبھی اُن کی انجمن سے دُور

غلط کہ رنگ نہ لایا لہُو شہیدوں کا
بہار آئی تو لیکن مرے چمن سے دُور

خوشی سے جشنِ چراغاں منایئے لیکن
اندھیرا کیجئے پہلے تو اپنے مَن سے دُور

Scanned by CamScanner

سلوکِ اہلِ وطن کی نہ پوچھیے رُوداد
وطن میں رہ کے بھی رہنا پڑا وطن سے دُور

فغاں کہ لُوٹ لیا اُن کو راہبر نے خمار
وہ راہرو جو رہے دستِ راہزن سے دُور

○

Scanned by CamScanner

○

ٹُوٹ کر جب تک حوادث آشنا ہوتا نہیں
اور کچھ بھی ہو تو ہو دِل آئینہ ہوتا نہیں

زندگی کی تلخیوں کو زہر سمجھُوں یا شرابؔ
آ کہ تجھ بِن مجھ سے اِس کا فیصلا ہوتا نہیں

جب محبّت فتح پا لیتی ہے تب آتا ہے ہوش
جب محبّت وار کرتی ہے پتہ ہوتا نہیں

حُسن کی مجبُوریوں کا تجھ کو ناصح کیا پتہؔ
وہ بھی غم ہیں جن پہ غم کا شائبہ ہوتا نہیں

Scanned by CamScanner

آتشِ تر

آہ وہ آنسو جو آنکھوں ہی میں ہو جاتے ہیں گم
ہائے وہ مطلب جو لفظوں میں اَدا ہوتا نہیں

عشق کا حُسنِ نظر بھی ہے برابر کا شریک
حُسن تنہا دِلفریب و دِلرُبا ہوتا نہیں

کیسے کیسے محشرِ خاموش ہوتے ہیں بپا
جب بظاہر دو دِلوں میں رابطہ ہوتا نہیں

ہٹ کے رسمِ عام سے دستورِ نو کوئی خمار
جان دینے سے وفا کا حق اَدا ہوتا نہیں

○

Scanned by CamScanner

○

غمِ دُنیا نے ہمیں جب کبھی ناشاد کیا
اے غمِ دوست تجھے ہم نے بہت یاد کیا

حُسنِ معصوم کو آمادۂ بیداد کیا
مجھ کو خود میری تمنّاؤں نے برباد کیا

اشک بہہ بہہ کے مرے خاک پہ جب گرنے لگے
میں نے تجھ کو ترے دامن کو بہت یاد کیا

قید رکھا ہمیں صیّاد نے کہہ کہہ کے یہی
ابھی آزاد کیا بس ابھی آزاد کیا

Scanned by CamScanner

پھر گئیں نظروں میں آنسو بھری آنکھیں اُنکی
جب کبھی غم نے مجھے مائلِ فریاد کیا

ہائے وہ دِل مجھے اُس دِل پہ ترس آتا ہے
تُو نے برباد کیا جس کو نہ آباد کیا

آہ وہ خاطرِ نازک نہ ہو مغمُوم کہیں
ہچکیاں کہتی ہیں آج اُس نے مجھے یاد کیا

تجھ کو برباد تو ہونا تھا بہر حال خمار
ناز کر ناز کہ اُس نے تجھے برباد کیا

○

Scanned by CamScanner

○

مرے حال پر وہ ترس کھا رہے ہیں
جبینِ محبّت پہ بَل آ رہے ہیں

لبوں پر تبسّم نگاہوں میں مستی
اَداؤں کے جھُرمٹ میں وہ آ رہے ہیں

نظر مِل گئی ہے جو میری نظر سے
پسینے پسینے ہوئے جا رہے ہیں

وہ لب ہائے نازک پہ بارِ تکلّم
وہ گویا کھڑے رنگ بَرسا رہے ہیں

Scanned by CamScanner

خمارؔ اپنے مرنے کا غم ہے تو اتنا
کہ اک بے وفا سے چھُوٹے جا رہے ہیں

○

rekhta

Scanned by CamScanner

○

بغور سُننے لگے سب مری کہانی کو
نظر لگے نہ کسی کی تری جوانی کو

ادائیں کب یہ میسّر تھیں زندگانی کو
دُعائیں دیجے حسینوں کی مہربانی کو

سبب نہ پُوچھ مرے گریۂ مسلسل کا
بہت قریب سے دیکھا تھا شادمانی کو

بغاوتیں تو بہت کیں زمانے والوں نے
مِٹا سکے نہ محبّت کی حُکمرانی کو

Scanned by CamScanner

کریں وہ شکوۂ بے جا تو شکر کیجے ادا
یہ پیار ہے جو بڑھاتا ہے بدگمانی کو

ڈبو دیا اُنہیں اشکوں کے جزر و مد نے مجھے
تمام عمر جو ترسا کیئے روانی کو

بُرا وہ عیش جو بخشے سکونِ مرگِ خمار
بھلا وہ رنج جو چونکائے زندگانی کو

○

Scanned by CamScanner

rekhta

نہیں ہوتا مداوائے غمِ پنہاں نہیں ہوتا
بہ ظاہر ہنس لیا جاتا ہے دلِ خنداں نہیں ہوتا

پریشانی میں ہنس دینا جسے آساں نہیں ہوتا
وہ کم ہمت سزاوارِ غمِ جاناں نہیں ہوتا

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر
کنارے سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

حفاظت چاہیے دل کی حفاظت چھوڑ گلشن کی
اُجڑ جاتا ہے دل گلشن کبھی ویراں نہیں ہوتا

Scanned by CamScanner

محبت نے مجھے پہونچا دیا ہے اِس بلندی پر
کہ اب اُن سے بھی میرے درد کا درماں نہیں ہوتا

بُہت کچھ ہو رہا ہے اِس ترقّی کے زمانے میں
مگر یہ کیا غضب ہے آدمی انساں نہیں ہوتا

نشیمن کیا چمن سے ربط ہونا چاہیئے دِل کو
نشیمن کے اُجڑنے سے چمن ویراں نہیں ہوتا

طوافِ کعبہ برحق، بندگی واجب، مگر زاہد
بغیرِ مے پرستی آدمی انساں نہیں ہوتا

محبت میں یہ کیا اندھیر ہے توبہ ارے توبہ
کہ ہم ہنستے چلے جاتے ہیں غم پنہاں نہیں ہوتا

فراقِ یار میں مرنا خمارؔ آسان ہوتا ہے
فراقِ یار میں جینا خمارؔ آساں نہیں ہوتا ○

Scanned by CamScanner

○

راز اپنے عشق کا بیٹے درد دُنیا پا گئی
اَلفراق اے حضرتِ دِل آپکی موت آ گئی

کیف و بے کیفی نشاط و غم سُکون و اِضطراب
جو گھٹا دِل سے اُٹھی سارے جہاں پر چھا گئی

اے خوشا وہ چل دیئے دُنیا سے جو مَردانہ وار
ہائے وہ جن کو بقیۂ زندگی مَوت آ گئی

آج ناصح نے کہیں کا بھی نہ رکھا تھا ہمیں
وہ تو یہ کہیئے کہ تیری یاد آڑے آ گئی

Scanned by CamScanner

جب کبھی ہم نے کیا ترکِ محبّت کا خیال
اشک بھی آنکھوں میں بھر آئے ہنسی بھی آ گئی

میں نے سب کچھ کھو دیا اُن سے جُدا ہو کر خمارؔ
اور دُنیا اتنی خوش ہے جیسے سب کچھ پا گئی

○

Scanned by CamScanner

○

بُجھ گیا دِل حیات باقی ہے
چُھپ گیا چاند رات باقی ہے

حالِ دِل اُن سے کہہ چُکے سَو بار
اب بھی کہنے کی بات باقی ہے

اے خوشا ختمِ اجتناب مگر
نشرِ التفات باقی ہے

عِشق میں ہم سمجھ چُکے سب سے
ایک ظالم حیات باقی ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

ناصحانِ کرام کے دَم سے
شورشِ کائناتؒ باقی ہے

رات باقی تھی جب وہ بچھڑے تھے
کٹ گئی عُمر راتؒ باقی ہے

رحمتِ بے پناہ کے صدقے
اعتمادِ نجاتؒ باقی ہے

نہ وہ دِل ہے نہ وہ شباب خمار
کِس لیئے اب حیات باقی ہے

○

Scanned by CamScanner

○

اندھیری رات تھی گو چاند بھی تھا اور تارے بھی
مری آنکھوں نے دیکھے ہیں خمار ایسے نظارے بھی

کوئی عیش و مسرّت کے طلبگاروں سے کہہ دینا
کہ گذرے تھے انہیں راہوں سے پہلے غم کے مارے بھی

محبّت سے الگ رہنا ہی بہتر حضرتِ ناصح
مگر اکثر سفینے ڈوب جاتے ہیں کنارے بھی

دِل و جاں تجھ پہ صدقے میرے آنسو پونچھنے والے
مگر آنکھوں کو پھونکے دے رہے ہیں کچھ شرارے بھی

LIBRARY
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

rekhta

Scanned by CamScanner

سمجھ میں کاش اربابِ محبت کی یہ آ جائے
کہ دل کے ٹوٹتے ہی ٹوٹ جاتے ہیں سہارے بھی

وہ کیوں جانیں بھلا جن کے لئے فردوس ہے دُنیا
کہ اس فردوس میں آباد ہیں کچھ غم کے مارے بھی

ارے او جانے والے لوٹ کر رونق مرے گھر کی
لیئے جا کاش اپنے ساتھ یہ سُونے نظارے بھی

خمارؔ اب یہ زمانہ شوق سے ہم پہ ہنسے لیکن
محبت کو خدا بخشے کبھی تھے دن ہمارے بھی

O

Scanned by CamScanner

راز یہ اُفشا ہوا ایک زمانے کے بعد
وہ بھی تڑپتے رہے مجھکو ستانے کے بعد

کچھ نہ بنائے بنی رُوٹھ کے آنے کے بعد
پھر وہیں جانا پڑا ٹھوکریں کھانے کے بعد

بُجھ گئی آنکھوں کی پیاس مِٹ گئیں رعنائیاں
حُسن فنا ہوگیا سامنے آنے کے بعد

آفتِ جاں بن گئیں شدّتیں احساس کی
ہم نہ کہیں کے رہے ہوش میں آنے کے بعد

rekhta

Scanned by CamScanner

آتشِ تر

بن گئیں گھڑیاں صدی لمحے برس بن گئے
وقت ٹھہر سا گیا آپ کے جانے کے بعد

طولِ فراق اَلحذر گہرے تھے نقش اِس قدر
مدّتوں سہمے رہے ہم اُنہیں پانے کے بعد

اور سوا ہو گیا صدمۂ مرگِ مجازؔ[1]
آنکھ بھر آئی خمارؔ جام اُٹھانے کے بعد

[1] (اسرار الحق مجازؔ مرحوم)

Scanned by CamScanner

سعی بے سود ہوئی جاتی ہے
راہ مسدود ہوئی جاتی ہے

ایک ہنگامہ ہے بالائے فلک
خاک مسجود ہوئی جاتی ہے

تجھ کو پا کر مری دُنیائے خیال
شئے موجود ہوئی جاتی ہے

کعبہ دل میں کسی کی صورت
میری معبود ہوئی جاتی ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

وُسعتِ شوق خمار اُن کے حضور
کتنی محدُود ہوئی جاتی ہے

○ ۱

○

چلا ہوں میں کوُچے سے اُن کے بگڑ کر
ہنسی آرہی ہے کہ آنا پڑے گا

توبہ سُپردِ ابر و ہوا کرتے ہی بنی
رحمت کی چھیڑ چھاڑ نے مجبور کر دیا

○

Scanned by CamScanner

○

مِٹ گئیں بے قراریاں زندگی کا مزا گیا
ہائے وہ بدنصیب دِل جس کو قرار آگیا

عالمِ جبر و اختیار دیکھ لیا حضورِ یار
بات بھی کر سکے نہ ہم چُپ بھی نہیں رہا گیا

کر گئے پُرسشِ مزاج، وہ بھی خوشا نصیب آج
غم پہ خدا کی رحمتیں اُن کو بھی پیار آگیا

اُن سے نگاہ مِلتے ہی زندگی یوں نکھر اُٹھی
عُنصرِ گم شدہ کوئی جیسے کہ ہاتھ آگیا

۱۹۹۱

Scanned by CamScanner

رہ گئی حسرتِ کلام بات نہ ہو سکی تمام
ناصحِ مہرباں سلام پھر کوئی یاد آگیا

اُف یہ عرق عرق جبیں آہ یہ خشک خشک لب
بس بس اب اضطرابِ دوست مجھکو قرار آگیا

مل گئی جب نگاہِ یار، پوچھ نہ وہ سماں خمار
پھول سے جیسے کھل گئے ابر سا جیسے چھا گیا

○

Scanned by CamScanner

○

قصدِ فریاد نہیں اے دلِ ناشاد نہیں
اُن کی بیداد کسی غیر کی بیداد نہیں

سُننے والے غمِ دل کے مری آنکھوں کو بھی دیکھ
اِن میں محفوظ ہے جو کچھ کہ مجھے یاد نہیں

ضبط کی منزلیں کہہ کہہ کے یہ طے کیں میں نے
اُن کے پہلو میں بھی دل ہے کوئی فولاد نہیں

ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں میں تری اے ظالم
پھر یہ کیا شے ہے اگر حاصلِ فریاد نہیں

Scanned by CamScanner

حالِ دل کہنے بڑی شان سے آئے تھے خمارؔ
اب جو سننے کو وہ بیٹھے ہیں تو کچھ یاد نہیں

O ۱

O

خرابِ شوق ہوں بربادِ انتظار ہوں میں
کسی کے وعدۂ فردا کی یادگار ہوں میں

خمارِ عہدِ مسرّت کا سوگوار ہوں میں
جو کھو دیا ہو کسی نے وہ اعتبار ہوں میں

O

Scanned by CamScanner

۱۹۴۷ء کے شرمناک فرقہ وارانہ
فسادات کی یادگار

○

وقت نے انگڑائی لی ہے آج کل
چشمِ شاعر میں نمی ہے آج کل

آدمیّت بھر رہی ہے سسکیاں
بربریّت ہنس رہی ہے آج کل

زیرِ خنجر ہے اُخوّت کا گلا
مامتا دم توڑتی ہے آج کل

گُدگُداتی تھی دِلوں کو جو نظر
تیر و نشتر بن گئی ہے آج کل

Scanned by CamScanner

آتشِ تر

مانگ سُونی ہے دُلہن کی اِن دِنوں
ماں کی گود اُجڑی ہوئی ہے آج کل

ہو رہی ہیں عصمتیں نذرِ ہوس
رُوحِ مریم رو رہی ہے آج کل

کاش لفظوں میں بھی ہو سکتا بیاں
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے آج کل

زندگی کا ذکر کیا اِس دَور میں
مَوت بھی سہمی ہوئی ہے آج کل

کاش فرزندانِ آدم سُن سکیں
رُوحِ آدم رو رہی ہے آج کل

راہرو بھی راہ پر چلتے نہیں
راہبریں بھی کمی ہے آج کل

Scanned by CamScanner

دلِ شکستہ آنکھ پُر نم اے خمارؔ
نام اِس کا زندگی ہے آج کل

○

○

ہم قفس میری اسیری کا سبب کچھ بھی نہیں
بات یہ تھی آشیاں کو آشیاں سمجھا تھا میں

○

آگیا کافر شباب، چھٹ پڑا ظالم حجاب
بس جو اب اُن کا چلے خود سے بھی پردا کریں

○

TARAQQI-E-URDU (HIND)

rekhta

Scanned by CamScanner

سیلِ حوادث سے نہ گھبرائیے
موجِ رواں بن کے گذر جائیے

زندگی میں ٹھوکریں بھی کھائیے
شرط مگر یہ ہے سنبھل جائیے

دم ہی نہ گھٹ جائے کہیں عشق کا
اتنی توجہ بھی نہ فرمائیے

دی جو کبھی ہم نے خوشی کو صدا
ہنس کے کہا غم نے اِدھر آئیے

rekhta

Scanned by CamScanner

عشق ازل ہی سے ہے خانہ خراب
آپ سے کیا آپ نہ گھبرایئے

آج وہ مائل بہ کرم ہیں خمار
جی میں یہ آتا ہے کہ مر جایئے

○

○

سلام خُلدِ بریں کو سلام اے واعظ
زمیں پہ رہتے ہیں رِند آسماں سے کیا مطلب

ترے خیال کے پابند ہیں مرے سجدے
مری جبیں کو ترے آستاں سے کیا مطلب

Scanned by CamScanner

○

لُطفِ دوزخ بھی لُطفِ جنّت بھی
ہائے کیا چیز ہے محبّت بھی

عشق سے دُور بھاگنے والو!
تھی یہی پہلے اپنی عادت بھی

جینے والا بنا لے جو چاہے
زندگی خواب ہے حقیقت بھی

حالِ دل کہہ کے بھی کہا نہ گیا
آ گئی اپنے سر یہ تہمت بھی

Scanned by CamScanner

نازِ اِخفائے غم بجا لیکن
تُو نے دیکھی ہے اپنی صُورت بھی

اُف وہ دورِ نشاطِ عشق خمار
لُطف دیتی تھی جب مُصیبت بھی

○

○

تیرے بعد دیکھیں گی کس کو یہ آنکھیں
ارے جانے والے اِنہیں بھی لیئے جا

ناصحِ مہرباں نہ چھیڑ، دشمنِ عاشقاں نہ چھیڑ
عشق سے کیا غرض تجھے عشق کی داستاں نہ چھیڑ

Scanned by CamScanner

○

غمِ نہاں کو بُھلایا، مگر بُھلا نہ سکے
لبوں کو چھپ کے سِی لیا، دِل سے مُسکرا نہ سکے

کچھ ایسی نیند ترے غم کی چھاؤں میں آئی
کہ حادثاتِ زمانہ ہمیں جگا نہ سکے

مجھے تو اُن کی عبادت پہ رَحم آتا ہے
جبیں کے ساتھ جو سجدے میں دِل جُھکا نہ سکے

گُذر گیا کبھی ایسا بھی وقتِ مجبُوری
کہ ہم بھی رو نہ سکے وہ بھی مُسکرا نہ سکے

Scanned by CamScanner

ہزار بار ہوئے خوش بُھلا کے ہم اُن کو
مزا تو یہ ہے کہ اِک بار بھی بُھلا نہ سکے

اگر ہزار نشیمن جلیں تو فکر نہ کر!
یہ فکر کر کہ گُلستاں پہ آنچ آ نہ سکے

خمارؔ اجل بھی نہ راس آئی اُن غریبوں کو
جو زندگی کو حریفِ اَجل بنا نہ سکے

○

Scanned by CamScanner

rekhta

○

کہیں شعر و نغمہ بن کے کہیں آنسوؤں میں ڈھل کے
وہ مجھے ملے تو لیکن، ملے صورتیں بدل کے

یہ وفا کی سخت راہیں، یہ تمہارے پائے نازک
نہ لو انتقام مجھ سے، مرے ساتھ ساتھ چل کے

وہی آنکھ بے بہا ہے جو غمِ جہاں میں روئے
وہی جام جامِ جم ہے جو بغیرِ فرق چھلکے

یہ چراغِ انجمن تو ہیں بس ایک شب کے مہماں
تو جلا وہ شمع اے دل جو بجھے کبھی نہ جل کے

Scanned by CamScanner

نہ تو ہوش سے تعارف، نہ جنوں سے آشنائی
یہ کہاں پہونچ گئے ہم تری بزم سے نکل کے

کوئی اے خمارؔ اُن کو مرے شعر نذر کر دے
جو مخالفینِ مخلص نہیں معترف غزل کے

○

○

اُس پرسشِ ملال کی اللہ ری وسعتیں!
کُل کائنات جیسے مری غمگسار ہے

وہ حُسنِ خرام ایک گُلِ پیرہن کا
صبا چھیڑ کرتی ہو جیسے کلی سے

Scanned by CamScanner

دِن گئے شباب کے زندگی بَدل گئی
شمع ہے وہی مگر روشنی بَدل گئی

مِل کے تم بچھڑ گئے یہ بھی اِتّفاق تھا
یہ بھی اِتّفاق ہے زندگی بَدل گئی

ضبطِ غم کے مُدّعی رو لے اب نہ اشک پی
جس پہ تجھ کو ناز تھا وہ ہنسی بَدل گئی

عِشق معتبر ہوا، بَدگمانیاں بڑھیں
حُسن جَلوہ گر ہوا دِلکشی بَدل گئی

rekhta

Scanned by CamScanner

جستجوئے عیش میں غم کا لُطف بھی گیا
صُبح کی تلاش میں شام بھی بدل گئی

کہتے کہتے حالِ غم ہنس پڑے خمار ہم
وہ تھے مائلِ کرم بات ہی بدل گئی

○

○

پہلو میں یکایک دِل دھڑکا ہم اُن کے مُنہ کو تکنے لگے
اُن نازک نازک نظروں کا نازک سا نشانہ کیا کہیے

زندگی ساقی بہت محفوظ میخانے میں ہے
کچھ تری آنکھوں میں ہے کچھ میرے پیمانے میں ہے

Scanned by CamScanner

دلکشیِ چمن فزوں ، جشنِ بہارِ جاوداں
اُن کی طرف بھی اِک نظر لُٹ گئے جن کے آشیاں

غنچہ و گُل اُداس اُداس صحن و روش دُھواں دُھواں
جب ہے بہار کا یہ حال ڈھائیگی کیا غضب خزاں

میری طلب ہے دائمی میرا سفر ہے جاوداں
منزلِ شوق رہ گئی مجھ کو خبر نہیں کہاں

زانوئے یار تھا نصیب دوش پہ سر نہ تھا گراں
کل کی حقیقتیں خمار آج بنی ہیں داستاں

Scanned by CamScanner

تازگی و شگفتگی روح میں چاہیئے نہاں
اہلِ جنوں کے واسطے کیسی بہار کیا خزاں

رہتے ہو اتنے بے قرار کس لئے اِن دنوں خمارؔ
عشق تو مہرباں نہیں تم پہ نصیبِ دشمناں

○

○

راہِ بقا میں تیز دم آگے بڑھائے جا قدم
ہمتِ شوق کر نہ کم ٹھوکریں کھا کے بھول جا

صدقے میں اضطراب کے مجھ کو سکون مل گیا
حوصلے سب نکل گئے دیدۂ اشکبار کے

Scanned by CamScanner

○

دِل ہے تپاں نہ آنکھ ہی پُرنم ہے اِن دِنوں
رعنائیِ حیات بہت کم ہے اِن دِنوں

افسُردہ خاطری کا یہ عالم ہے اِن دِنوں
ہنسنا بھی ایک حادثۂ غم ہے اِن دِنوں

یادش بخیر تھا کبھی ہم دوشِ آفتاب
وہ دِل جو ایک قطرۂ شبنم ہے اِن دِنوں

کچھ ہم بھی کائنات سے برہم ہیں آج کل
کچھ ہم سے کائنات بھی برہم ہے اِن دِنوں

Scanned by CamScanner

تاروں میں روشنی ہے نہ پھولوں میں رنگ و بُو
ڈُوبی ہوئی سی نبضِ دو عالم ہے اِن دِنوں

وہ کیا بدل گئے کہ زمانہ بدل گیا
یکساں مزاجِ شعلہ و شبنم ہے اِن دِنوں

راتیں وہی ہیں دِن بھی وہی ہیں مگر خمارؔ
دِل وہ نہیں تو اور ہی عالم ہے اِن دِنوں

○

Scanned by CamScanner

○

جام و سبو لیئے ہوئے مینا لیئے ہوئے
بیٹھا ہوں اپنے خضر و مسیحا لیئے ہوئے

پلکوں پہ ایک اشک کا قطرا لیئے ہوئے
بیٹھا ہوں رازِ غم کا جنازا لیئے ہوئے

تاریک ہوتی جا رہی ہے محفلِ نشاط
یہ کون جا رہا ہے اُجالا لیئے ہوئے

دیکھا بصد ملال جو ساقی نے اے خمار
ہم پھٹ پڑے پیالے پہ توبہ لیئے ہوئے ○

Scanned by CamScanner

rekhta

نقدِ ملال و غم جو عطا کر رہے ہیں آپ
یہ سب خراجِ عشق ادا کر رہے ہیں آپ

ظلم و ستم نہ جور و جفا کر رہے ہیں آپ
بیمارِ بندگی ہوں دوا کر رہے ہیں آپ

چھپتے بھی ہیں چھپائے سے دل کے معاملات
بیگانہ بن کے اور بُرا کر رہے ہیں آپ

مجھ کو ریاضِ خلد میں جانا نہیں قبول
اندھیر ہے کہ خود سے جُدا کر رہے ہیں آپ

Scanned by CamScanner

یہ رات دِن کی آہ و فغاں اَلاماں خمار
حق زندگی کا خُوب اَدا کر رہے ہیں آپ

○

○

قیامت خیز ہے اُن کی جُدائی کا سماں اَب تک
نِگاہیں ہیں مری مِن جُملۂ آہ و فغاں اَب تک

بہ ایں تسلّطِ غم ہنس رہا ہوں اِس ڈر سے
زمانہ یہ نہ سمجھ لے مرا خُدا ہی نہیں

○

Scanned by CamScanner

○

جب وہ پشیمان نظر آئے ہیں
موت کے سامان نظر آئے ہیں

ہو نہ ہو اب آ گئی منزل قریب
راستے سُنسان نظر آئے ہیں

عشق میں سہمے ہوئے دو آشنا
مدّتوں انجان نظر آئے ہیں

کھا نہ سکے زندگی بھر جو فریب
ایسے بھی نادان نظر آئے ہیں

Scanned by CamScanner

عشق میں کچھ ہم ہی پریشاں نہیں
وہ بھی پریشان نظر آئے ہیں

ہوش جب آیا ترے جانے کے بعد
گھر میں بیابان نظر آئے ہیں

کی ہے جو فکر اپنے گریبان کی
لاکھ گریبان نظر آئے ہیں

اُٹھے ہیں ساحل سے جو بے اختیار
ایسے بھی طوفان نظر آئے ہیں

عشق ہے فرسودہ حکایت مگر
نت نئے عنوان نظر آئے ہیں

ہائے رے وہ مدھ بھری آنکھیں خمار
میکدے ویران نظر آئے ہیں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

رخصت اے جانِ تمنّا آ گیا وقتِ فراق
تیرے بدلے ساتھ تیرا غم لیئے جاتا ہوں میں

اک نیا عالم بسانا ہے مجھے تیرے بغیر
تجھ سے مل کر اِک نیا عالم لیئے جاتا ہوں میں

زندگی کی راہ کو ہموار کرنے کے لیئے
گیسوؤں کا تیرے پیچ و خم لیئے جاتا ہوں میں

تیرے غم سے پا کے نسبت قدر و قیمت بڑھ گئی
دِل کبھی تھا اب تو جامِ جَم لیئے جاتا ہوں میں

Scanned by CamScanner

ڈگمگاتا، لڑکھڑاتا، ٹھوکریں کھاتا ہوا
ساتھ اپنے لغزشِ پیہم لیئے جاتا ہوں میں

زندگی اب نام کی ہے، دل کہیں نظریں کہیں
ہائے کیا شیرازۂ برہم لیئے جاتا ہوں میں

ماورائے وصل و ہجراں ہے جو اے جانِ خمار
ایک ایسا رشتۂ محکم لیئے جاتا ہوں میں

○

Scanned by CamScanner

○

غمِ دُنیا بہت ایذا رساں ہے
کہاں ہے اے غمِ جاناں کہاں ہے

اِک آنسو کہہ گیا سب حال دِل کا
میں سمجھا تھا یہ ظالم بدگماں ہے

یہ مانا زندگی فانی ہے لیکن
اگر آ جائے جینا جاوداں ہے

وہ کانٹا ہے جو چُبھ کر ٹوٹ جائے
محبت کی بس اِتنی داستاں ہے

Scanned by CamScanner

اسے کچھ اہلِ دِل ہی جانتے ہیں
ہنسی ہے میرے لب پر یا فغاں ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بَلا سے !
کئی دِن سے طبیعت شادماں ہے

مبارک ہو خمار اُن سے بچھڑنا
خدا رکھے محبّت اب جواں ہے

O

Scanned by CamScanner

○

وہ بدنصیب ہیں جنہیں غم ناگوار ہے
غم تو دلیلِ رحمتِ پروردگار ہے

غنچے ہیں، گُل ہیں، سبزہ ہے ابرِ بہار ہے
سب جمع ہو چکے ہیں ترا انتظار ہے

آ گے جبینِ شوق تجھے اختیار ہے
یہ دَیر ہے، یہ کعبہ ہے، یہ کوئے یار ہے

الفاظ میں نہ ڈھونڈھ مری بے قراریاں
اے بے خبر زباں نہیں دل بیقرار ہے

Scanned by CamScanner

تازہ ہیں جن کے دِل وہ مُطیعِ خزاں نہیں
ہم جس طرف نگاہ اُٹھا دیں بہار ہے

اے دوست آ بھی جا کہ میں تصدیق کر سکوں
سب کہہ رہے ہیں آج فضا خوشگوار ہے

یہ بھی بجا کہ دِل کو ہے مایوسی تمام
یہ بھی غلط نہیں کہ ترا انتظار ہے

ننگِ چمن تھا میرا نشیمن، سو مِٹ گیا
اب واقعی بہار مکمّل بہار ہے

اے مُحتسب عذابِ جہنّم بجا مگر
اِک چیز اور رحمتِ پروردگار ہے

صبر و شکیبِ عشق کی اب خیر ہو خمارؔ
اب وہ بھی ساتھ ساتھ مرے بے قرار ہے ○

Scanned by CamScanner

○

وہ ہمیں جس قدر آزماتے رہے
اپنی ہی مشکلوں کو بڑھاتے رہے

ہوگئیں خشک آنکھیں تری یاد میں
اور طوفاں بدستور آتے رہے

جب گُلِ تازہ کوئی چمن میں کھلا
دیر تک وہ مجھے یاد آتے رہے

جانبِ دل نہ ہم نے کبھی کی نظر
کعبہ و دَیر میں خاک اُڑاتے رہے

Scanned by CamScanner

ہائے رے لغزشِ یک تبسّم خمارؔ
زندگی بھر ہم آنسو بہاتے رہے

○

○

ملے ہیں احتیاطاً اُن سے ہم بیگانہ وار اکثر
ادا کرنا پڑا ہے یہ بھی فرضِ ناگوار اکثر

زمانہ ہو گیا ترکِ محبّت کو مگر اب تک
محبّت کام اپنا کر ہی جاتی ہے خمارؔ اکثر

○

Scanned by CamScanner

rekhta

○

دل ہے برائے نام اب دل میں شگفتگی نہیں
گُل ہے مگر مہک نہیں شمع ہے روشنی نہیں

عاشقی اور بقیدِ شوق کُفر ہے عاشقی نہیں
اُس کی خوشی پہ جان دے تیری خوشی خوشی نہیں

موسمِ رنگ و کیف کی اب وہ ہماہمی نہیں
سبزہ و اَبر ہیں سبھی ایک فقط وہی نہیں

سر ہے اختیار میں سجدہ وہ سجدہ ہی نہیں
بندگی اور بقیدِ ہوش کھیل ہے بندگی نہیں

Scanned by CamScanner

جس میں برائے کیفیّت رنج کی چاشنی نہیں
ایسی خوشی کا ذکر کیا ایسی خوشی نہیں

حُسن کا دیکھ دل نہ توڑ ضبط کو ضبط کر کے چھوڑ
زہر ملے تو مُنہ نہ موڑ عشق ہے یہ ہنسی نہیں

واعظِ سادہ لوح کی ہائے رے چیرہ دستیاں
مَے کو بتا رہا ہے تلخ ظلم یہ ہے کہ پی نہیں

جینے کو جی رہا ہوں میں تیرے بغیر بھی مگر
زندگی کہہ سکوں جسے ایسی تو زندگی نہیں

کر گئی چشمِ مست کام ہو گیا نشّہ تمام
میکشو اب مرا سلام فرصتِ میکشی نہیں

بڑھ کے جہادِ عشق میں جان گنوا دے اے خمارؔ
موت کو زندگی بنا زندگی زندگی نہیں

Scanned by CamScanner

○

ضبط کو نذرِ آہ کر ڈالا
بے بسی میں گُناہ کر ڈالا

میں تو اُس کا ہی تھا مِٹا کے مجھے
اُس نے خود کو تباہ کر ڈالا

اے خوشا شوخیاں تصوّر کی
اُن کو جزوِ نِگاہ کر ڈالا

حرصِ بخشش نے تیری اے زاہد
بندگی کو گُناہ کر ڈالا

Scanned by CamScanner

شانِ رحمت بھی لوٹ لوٹ گئی
جب سنبھل کر گناہ کر ڈالا

حسن کو عشق کی نظر نے خمار
اور بھی بے پناہ کر ڈالا

○

○

رُوداد محبّت کی سُنائی نہیں جاتی
گر پڑتی ہے خود برق گرائی نہیں جاتی

Scanned by CamScanner

○

تیرِ غم نے جو دِل پہ مارے ہیں
زندگی کے بڑے سہارے ہیں

ہم نے لُوٹے ہیں زندگی کے مزے
یعنی رو رو کے دِن گذارے ہیں

جام و ساغر کہاں وہ آنکھ کہاں
چند یُوں ہی سے اِستعارے ہیں

دوست ہوتے جو وہ تو کیا ہوتا
دشمنی پر جب اِتنے پیارے ہیں

Scanned by CamScanner

اُن کی جانب بھی اِک نظر ناصح
جو ترے مشوروں کے مارے ہیں

اے غمِ دوست تیری عُمر دراز
ہم نے جنّت میں دِن گزارے ہیں

خمِ گیسو سے ہم تو ڈوبتے ہیں خمار
ہائے وہ جو ابھی کنارے ہیں

○

Scanned by CamScanner

○

ہزار رنج سہی آنکھوں پہ بات ہی کیا ہے
تری خوشی کے تصدّق مری خوشی کیا ہے

خدا بچائے تری مست مست آنکھوں سے
فرشتہ ہو تو بہک جائے آدمی کیا ہے

گزار دوں ترے غم میں جو عمرِ خضر ملے
ترے نثار یہ دو دِن کی زندگی کیا ہے

بھری بہار کہاں اور قفس کہاں صیّاد
سمجھ میں آج یہ آیا کہ بے بسی کیا ہے

Scanned by CamScanner

وہ اور ہیں جو طلب گارِ خُلد ہیں واعظ!
نگاہِ یار سلامت مجھے کمی کیا ہے

کھڑے ہوئے ہیں وہ کب سے نظر جھکائے ہوئے
خمار ہوش میں آؤ یہ بے خودی کیا ہے

○

○

لب نہ ہلے اشک مگر بہہ گئے
جو ہمیں کہنا تھا سو ہم کہہ گئے

Scanned by CamScanner

ضبط کی آب و تاب سے، عشق کو جگمگائے جا
ہاں یُوں ہی جھُوم جھُوم کے چوٹ پہ چوٹ کھائے جا

راہِ وفا سے مُنہ نہ موڑ، آس نہ توڑ، جی نہ چھوڑ
وہ یُوں ہی ظُلم ڈھائے جائے تُو یُونہی مُسکرائے جا

بادۂ آتشیں نہ چھوڑ، خندۂ دِلنشیں نہ چھوڑ
غم کدۂ حیات میں غم کی ہنسی اُڑائے جا

دَرد اُٹھے تو مُسکرا، چوٹ لگے تو دے دُعا
ہاں اسی آن بان سے اُس کی جفا پہ چھائے جا

Scanned by CamScanner

دیکھ ٹھہر نہ اے خمارؔ، منزلِ دوست دُور ہے
خود کو بھی پیچھے چھوڑتا آگے قدم بڑھائے جا

○

○

مِل گئی دادِ غمِ زیست کی دیوانے کو
گود میں شمع کی موت آئی ہے پروانے کو

○

کچھ اِس اَدا سے لگی آگ آشیانے کو
کہ جی میں آیا جلا دُوں میں کُل زمانے کو

تغیّرات کی اَفسردگی مِٹانے کو
بُھلا رہا ہوں میں گذرے ہوئے زمانے کو

Scanned by CamScanner

مٹا جاتا ہوں میں دُنیا کو عبرت ہوتی جاتی ہے
بحمداللہ تبلیغِ محبّت ہوتی جاتی ہے

مسرّت ہو کہ غم اُن کی ضرورت ہوتی جاتی ہے
الٰہی کیا مجھے اُن سے محبّت ہوتی جاتی ہے

اُدھر وہ پُوچھتے جاتے ہیں ہنس ہنس کے مزاجِ دِل
اِدھر جادُو بیانی نذرِ لُکنت ہوتی جاتی ہے

مری خلوت میں ہنگامے سے برپا ہوتے جاتے ہیں
بھری محفل مرے نزدیک خَلوت ہوتی جاتی ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

کیئے جاتے ہیں سجدے نفعِ جنّت کے لیئے توبہ
عبادت بھی معاذ اللہ تجارت ہوتی جاتی ہے

خمارؔ اُن کو بھلاتا ہوں میں وہ یاد آتے جاتے ہیں
محبّت ترک کرتا ہوں محبّت ہوتی جاتی ہے

○

○

بزم اُٹھی ختم ہوا دَورِ جام
ہاتھ بڑھائے ہوئے ہم رہ گئے

Scanned by CamScanner

مجھ کو ہونا تھا پریشاں میں پریشاں ہو گیا
اس میں تیری کیا خطا تُو کیوں پشیماں ہو گیا

توڑ دیتے ہم تو گھبرا کر ربابِ زندگی
وہ تو یہ کہیے کہ تیرا غم غزل خواں ہو گیا

کھو گیا تھا میں لطافت میں شبِ مہتاب کی
دیکھ کر ویرانیٔ پہلو پشیماں ہو گیا

اُس سفینے کی تباہی پر مجھے آتا ہے رشک
جو کنارے کو نہ پلٹا غرقِ طوفاں ہو گیا

rekhta

Scanned by CamScanner

سیکڑوں اشک اُس کے افسردہ تبسم پر نثار
جو بظاہر مسکرا کر دِل میں گریاں ہو گیا

آج تو زاہد نے بھی نامِ خدا پی لی خمار
میکدہ آباد اِک کافر مسلماں ہو گیا

○

○

اب ان حُدود میں لایا ہے انتظار مجھے
وہ آ بھی جائیں تو آئے نہ اعتبار مجھے

اللہ رے تصوّر کی ستائی ہوئی آنکھیں
وہ سامنے ہیں اور یقیں مجھ کو نہیں ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

کیا اُڑتی ہیں ہم بادہ پرستوں سے گھٹائیں
انگڑائی جو لیں کوثر و تسنیم کھنچ آئیں

جاتی ہیں فلک تک تو شبِ ہجر دُعائیں
آگے مری تقدیر وہ آئیں کہ نہ آئیں

اللہ رے اِن عشق کے ماروں کی اَدائیں
کانٹوں سے اُلجھتے رہیں دامن کو بچائیں

کچھ اور سنور جائیں تری شوخ اَدائیں
ہو جائیں جو شامل مری نظروں کی خطائیں

Scanned by CamScanner

صدقے ترے اے آئی ہوئی موت پلٹ جا
ہو جائیں گی غارت مرے بعد اُن کی جفائیں

رحمت نے بصد شوق گُل و لالہ سمجھ کر
دامن میں چھپا لیں مری رنگین خطائیں

○

○

ہو گئیں سہل مشکلیں اُن سے نگاہ مل گئی
اے غمِ زندگی سلام مجھ کو پناہ مل گئی

اُف رے جہنمِ حیات، ملتی نہ جیتے جی نجات
میکدے پر ہوں رحمتیں خُلد کی راہ مل گئی

Scanned by CamScanner

○

علم و فن کے دیوانے عاشقی سے ڈرتے ہیں
زندگی کے خواہاں ہیں زندگی سے ڈرتے ہیں

یوں تو ہم زمانے میں کب کسی سے ڈرتے ہیں
آدمی کے مارے ہیں آدمی سے ڈرتے ہیں

جل کے آشیاں اپنا خاک ہو چکا کب کا
آج تک یہ عالم ہے روشنی سے ڈرتے ہیں

لے لے زندگی یارب اور کچھ سزا دیدے
جی لیئے بہت اب ہم زندگی سے ڈرتے ہیں

Scanned by CamScanner

جب نہ ہوش تھا ہم کو دُشمنی سے ڈرتے تھے
اب جو ہوش آیا ہے دوستی سے ڈرتے ہیں

رہنے دے اِنہیں ناصح تو یونہی اندھیرے میں
کچھ تو ہے جو دیوانے آگہی سے ڈرتے ہیں

پھول بھی جو ہنستے ہیں دِل دَھڑکنے لگتا ہے
کھائے ہیں فریب اِتنے اب ہنسی سے ڈرتے ہیں

جو ملے زمانے کو رَنج وہ سَر آنکھوں پر
جو ملے ہمیں تنہا اُس خوشی سے ڈرتے ہیں

توبہ اور جوانی میں اے خمارؔ کیا کہنا
لوگ آپ جیسے ہی مُتّقی سے ڈرتے ہیں

○

Scanned by CamScanner

○

خمارِ حزیں مُسکراتا چلا جا
مصائب کو نیچا دکھاتا چلا جا

یُونہی زخم پر زخم کھاتا چلا جا
محبت کی سج دھج بڑھاتا چلا جا

قدم فاتحانہ بڑھاتا چلا جا
حوادث کو پیچھے ہٹاتا چلا جا

تمنّائیں کانٹے ہیں راہِ وفا میں
یہ کانٹے کنارے ہٹاتا چلا جا

Scanned by CamScanner

بَلا سے اگر عُمر کانٹوں میں گُذرے
کلی کی طرح مسکراتا چلا جا

جہادِ محبّت میں چوٹوں پہ چوٹیں
خمار اور تن تن کے کھاتا چلا جا

○

○

کبھی جو ہم نے مسرّت کا اہتمام کیا
بڑے تپاک سے غم نے ہمیں سلام کیا

چمن سامنے ہے شکستہ ہیں بازُو
خجل ہو رہے ہیں ہم آزاد ہو کر

rekhta

Scanned by CamScanner

○

جو نظر باعثِ تسکینِ جہاں ہوتی ہے
عشق کے حق میں وہی آفتِ جاں ہوتی ہے

نہ توجّہ نہ تغافل ہے علاجِ غمِ دل
منزلِ عشق خدا جانے کہاں ہوتی ہے

عیش و عشرت کے اندھیروں میں بھٹکنے والو
زندگی غم کے حجابوں میں نہاں ہوتی ہے

اپنے دل سے بھی خبردار نگہبانِ چمن
دل کی افسردگی ہی بڑھکے خزاں ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

زندگی یُوں تو بڑی شوخ حقیقت ہے خمار
دِل جو بیدار نہ ہو خوابِ گراں ہوتی ہے

○

○

انگڑائیاں نہ لے یُوں او سو کے اُٹھنے والے
اِن مست انکھڑیوں کے ساغر چھلک نہ جائیں

خُونِ رحمت نہ ہو سکا ہم سے
یعنی ترکِ گُناہ کر نہ سکے

Scanned by CamScanner

○

کیا جانے کون منزلِ راحت نظر میں ہے
غُربت میں ہے سکون نہ آرام گھر میں ہے

تم جگمگا کے جس کی شبوں کو چلے گئے
مُدّت سے وہ غریب تلاشِ سحر میں ہے

اے شیخ تُو نے کی ہی نہیں سیرِ میکدہ
جنّت ترے خیال میں، میری نظر میں ہے

دوزخ کو جو ڈُبو دے گُناہوں کے ساتھ تھا
ایسی بھی ایک موج مری چشمِ تر میں ہے

Scanned by CamScanner

ترکِ تعلقات کو مدت ہوئی مگر
دل آج تک خمارِ اسی رہ گذر میں ہے

○

○

بتانا ذرا راستہ میکدے کا
میں گذری ہوئی زندگی ڈھونڈتا ہوں

کچھ انکار کا خوف کچھ پاسِ غیرت
سہارا لگائے ہوئے چپ کھڑا ہوں

Scanned by CamScanner

rekhta

○

رُوح تھی مسرور دِل تھا شادماں کل رات کو
مجھ سے مِلنے آئی تھی عُمرِ رواں کل رات کو

بج رہا تھا میٹھی میٹھی لَے میں سازِ زندگی
حُسن طرزِ عشق میں تھا نغمہ خواں کل رات کو

وہ مرے پہلو میں بیٹھے تھے نقاب اُلٹے ہوئے
اُڑ رہا تھا چاند کے مُنہ پر دُھواں کل رات کو

وہ بھی چُپ تھے، میں بھی چُپ تھا، چُپ تھی ساری کائنات
ہو رہا تھا جذبِ دل کا امتحاں کل رات کو

Scanned by CamScanner

تمہارے آغوش میں وہ پیکرِ حُسن و شباب
یا زمیں کی گود میں تھا آسماں کل رات کو

میری نظریں اُن کا چہرہ اُن کی نظریں میرا دل
مِل گئے تھے رازدار و رازداں کل رات کو

ہو کے سرشارِ محبت کھیلتی تھیں دَم بہ دَم
میرے بالوں سے وہ رنگیں اُنگلیاں کل رات کو

جا چکے تھے رُوٹھ کر مجھ سے وہ لیکن اے خمارؔ
آ رہی تھیں کس مزے کی ہچکیاں کل رات کو

rekhta

Scanned by CamScanner

ہجر کی رُت غمگین فضائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی
جینے کے دِن مرنے کی دُعائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

وعدے کی شب خاموش فضائیں، دِل میں خلش وہ آئیں نہ آئیں
دَر پہ نگاہیں لب پہ دُعائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

نُور میں ڈُوبی چاندنی راتیں، چاہ کے قصّے پیار کی باتیں
گرم تنفّس سرد ہوائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

مہکی ہوئی گلشن کی فضائیں، بہکی ہوئی ساون کی ہوائیں
ہاتھ میں ساغر سر پہ گھٹائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

Scanned by CamScanner

کوچے سے اُن کے روٹھ کے آنا آتے ہی لیکن پھر وہیں جانا
روز معافی روز خطائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

رخصتِ جاناں ایک قیامت، اس پہ قیامت مجھ سے اجازت
آنکھ میں آنسو لب پہ دعائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

بھیگی ہوئی تنہائی کی راتیں، چاہ کے قصے پیار کی باتیں
جاگے ہوئے ہم سوئی فضائیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

ہم تھے خمار اور پہلوئے جاناں بس میں تھی جیسے گردشِ دوراں
کاش وہ دن اب یاد نہ آئیں، اُف ری محبت ہائے جوانی

rekhta

اُن کی تسلّیوں کا بھی دل پہ کوئی اثر نہیں
عشق وہاں ہے اب جہاں حُسن کا بھی گزر نہیں

درخورِ اعتنا نہیں دونوں جہاں کی نعمتیں
ہائے وہ بے نیاز دل جس پہ تری نظر نہیں

ہجر ہے کیا وصال کیا، عیش ہے کیا ملال کیا
غیر کو ہو خبر تو ہو مجھ کو تو کچھ خبر نہیں

رند بُرے سہی مگر ہائے رے شیخ بے خبر
تیری نظر زباں پہ ہے دل پہ تری نظر نہیں

Scanned by CamScanner

ہم بھی کبھی تھے ہوشیار، اب تو یہ حال ہے خمار
اُن کی خبر تو در کنار، اپنی بھی کچھ خبر نہیں

O

O

زندگی بھر میں قفس ہی میں رہوں گا لیکن
ایک بار اور دکھا لائے گلستاں کوئی

کر کے رخصت اُنہیں یُوں ساتھ چلا ہوں خود بھی
جیسے کھینچے لیئے جاتا ہے گریباں کوئی

Scanned by CamScanner

○

راز سب اپنے عشق کے بزم پہ چھا کے رہ گئے
کچھ میں جھجک کے رہ گیا کچھ وہ لجا کے رہ گئے

وقتِ وداعِ یار ہم اور تو کچھ نہ کر سکے
آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اشک بہا کے رہ گئے

عشق ہے اُس طلب کا نام جو نہ ہو عمر بھر تمام
وہ بھی تھے کتنے بدنصیب جو تجھے پا کے رہ گئے

ایک وہ دورِ عشق بھی نامِ خدا گزر گیا
کوئی جو مسکرا دیا چوٹ سی کھا کے رہ گئے

Scanned by CamScanner

جن کو بہت غرور تھا، تیز روی پہ اے خمار
راہِ وفا میں بیشتر ٹھوکریں کھا کے رہ گئے

○

○

ذرّہ ذرّہ پر گرے پڑتے ہیں بیتابانہ ہم
آ گئے شاید بحدِّ کوچۂ جانانہ ہم

کسی سے عرضِ حال کے لیئے وہ میری بے بسی
بہت جو سعی کی کبھی تو یہ کہ مسکرا دیا

Scanned by CamScanner

جو منکرینِ عشق بہت شادماں رہے
اکثر انہیں کی آنکھ سے دریا رواں رہے

دشمن رہے زمین عدو آسماں رہے
مجھ کو یہ سب قبول جو تو مہرباں رہے

ایسا بھی ایک دورِ مسرت گذر گیا
ہنسنے کی آرزو تھی اور آنسو رواں رہے

دلِ مبتلائے غم ہے مگر اس کا کیا علاج
جب تک وہ سامنے رہے ہم شادماں رہے

rekhta
Scanned by CamScanner

اللہ رے اقتدار جبینِ نیاز کا
دیر و حرم بھی ساتھ رہے ہم جہاں رہے

○

○

ترے نثار اِسے بھی مِٹا دے اے صیّاد
یہ ایک یاد جو باقی ہے آشیانے کی

کیف و مستی عیش و عشرت بے وفا سب ہیں مگر
آدمی جیسا تو کوئی بے وفا ہوتا نہیں

Scanned by CamScanner

○

اب اتنی رہ و رسم ہے زندگی سے
کہ جیسے ملے اجنبی اجنبی سے

مُنہ اِک اک کا تکتا ہوں میں بیکسی سے
سہارا نہ ٹوٹے کسی کا کسی سے

جُدا ہو کے مجھ سے کوئی جا رہا ہے
گلے مل رہی ہے اجل زندگی سے

سکوں تیرے قدموں سے لپٹا رہے گا
گذر جا مقاماتِ رنج و خوشی سے

Scanned by CamScanner

وہ رنگیں دہن وہ تراوشِ سخن کی
مہک نکلے گویا شگفتہ کلی سے

وہ تیری جدائی کے دن توبہ توبہ
کہ راتیں بھی شرما گئیں تیرگی سے

وہ طرزِ خرام ایک گُل پیرہن کا
صبا چھیڑ کرتی ہو جیسے کلی سے

خمار اب بھی جینے کو میں جی رہا ہوں
مگر کچھ تعلق نہیں زندگی سے

○

ایک شعلہ سا گرا شیشے سے پیمانے میں
لو کرن پھوٹی سویرا ہوا میخانے میں

کفر و اسلام ہم آغوش ہیں میخانے میں
کعبہ شیشے میں ہے بتخانہ ہے پیمانے میں

کیسے مبہوت سے بیٹھے ہیں جنابِ زاہد
جیسے پہلے ہی پہل آئے ہیں میخانے میں

مدھ بھری آنکھیں یہ ساقی کی الٰہی توبہ!
اور میخانے بھی آباد ہیں میخانے میں

Scanned by CamScanner

سُوئے کعبہ کبھی جا نکلے کبھی جانبِ دیر
آج پہونچے ہیں بھٹکتے ہوئے میخانے میں

پارسائی میں جو مشہورِ زمانہ ہیں خمار
بار ہا مجھ کو نظر آئے ہیں میخانے میں

○

○

دُنیائے محبّت کو اُجاڑا ہے تو ظالم
دُنیائے تصوّر کو بھی ویرانہ بنا دے

Scanned by CamScanner

○

واقف نہیں تم اپنی نگاہوں کے اثر سے
اِس راز کو پُوچھو کسی بربادِ نظر سے

اِک اشک نکل آیا ہے یُوں دیدۂ تر سے
جس طرح جنازہ کوئی نکلے بھرے گھر سے

رَگ رَگ میں عوض خُون کے مَے دَوڑ رہی ہے
وہ دیکھ رہے ہیں مجھے مخمُور نظر سے

اِس طرح بسر ہوتے ہیں دِن رات ہمارے
اِک تازہ بَلا آئی جو اِک ٹل گئی سر سے

Scanned by CamScanner

صحرا کو بہت ناز ہے ویرانی پہ اپنی
واقف نہیں شاید مرے اُجڑے ہوئے گھر سے

جل جائیں اَبد سے مرے اللہ یہ شعلے
وہ دیکھ رہے ہیں مجھے مانوس نظر سے

جائیں تو کہاں جائیں کھڑے سوچ رہے ہیں
اُٹھنے کو خمار اُٹھ تو گئے ہم کسی در سے

○

Scanned by CamScanner

○

جور و جفائے حُسن بھی عشق کے حق میں کم نہیں
دوست کے دستِ ناز سے غم بھی ملے تو غم نہیں

آفتِ جاں ہے دردِ دل آنکھ ذرا بھی نم نہیں
بات یہ ہے کہ عشق کو فرصتِ رنج و غم نہیں

ناصحِ ناشناسِ غم ہو چکے اب بہت کرم
عشق عذابِ جاں سہی آپ بھی کوئی کم نہیں

روئے خدا کرے وہ خود جس نے تمہیں رُلا دیا
روتے ہو کیوں مرے لیئے مجھ کو تو کوئی غم نہیں

Scanned by CamScanner

گردشِ دَہر سے خمار ہو نہ ملول زینہار
دشمنِ جاں بہت سہی دوست بھی تیرے کم نہیں

○

○

جہاں تک بھی رسا تخئیلِ انساں ہوتی جاتی ہے
حقیقت اور پنہاں اور پنہاں ہوتی جاتی ہے

اِس دَورِ ترقی میں سبھی کچھ ہے میسّر
اک چیز محبت ہے کہ پائی نہیں جاتی

Scanned by CamScanner

○

محبّت بھی کیا شئے ہے اللہ جانے
ہیں جتنی زبانیں، ہیں اُتنے فسانے

پلا دی یہ ساقی نے کیا شئے نہ جانے
پلٹ آئے ہیں میرے گذرے زمانے

ہمارے زمانے، تمہارے زمانے
جو مل جائیں۔ دونوں تو کیا ہو نہ جانے

شروعِ محبت ارے توبہ توبہ
قیامت گذر جائے کوئی نہ جانے

Scanned by CamScanner

وہ اشکوں کی یورش، وہ آہوں کی شورش
وہ ضبطِ محبت کے نازک زمانے

محبت کی ویرانیوں میں نہاں ہیں
محبت کی آبادیوں کے خزانے

محبت ہے کیا چیز مجھ سے نہ پوچھو
میں پوچھوں گا تم سے جو چاہا خدا نے

وہی ہے خمارِ جنوں بھی وہی ہے!
جو اپنی کرے اور کسی کی نہ مانے

○

Scanned by CamScanner

بہاریں یوں سمٹ آئی تھیں کل زمانے کی
کہ برق آئی زیارت کو آشیانے کی

بھٹکتی پھر رہی ہیں آندھیاں زمانے کی
بتا دے راہ کوئی میرے آشیانے کی

بچے کھچے ہوئے تنکے بھی پھونک دے صیاد
ہنسی اڑاتے ہیں سب میرے آشیانے کی

شروعِ دورِ اسیری ارے معاذ اللہ
بنی ہوئی تھی دلہن شاخ آشیانے کی

rekhta

Scanned by CamScanner

کہاں ہے برق مرے گلشنِ تصوّر میں
بعینہٖ وہی سج دھج ہے آشیانے کی

خمار میری ضرورت سہی زمانے کو
مجھے تو کوئی ضرورت نہیں زمانے کی

○

○

وہ آئے ہیں موقع ہے اظہارِ غم کا
کہاں مر گیا اضطرابِ محبت

Scanned by CamScanner

رہا خوفِ غم، غم اُٹھانے سے پہلے
ہوئے غرق طُوفان آنے سے پہلے

ہوئے ہوش گُم تیرے آنے سے پہلے
ہمیں کھو گئے تجھ کو پانے سے پہلے

اجازت ہو تو ایک بار اور ناصح
اُنہیں یاد کر لُوں بُھلانے سے پہلے

ہوئی کیسے تُجھ بِن بَسر کیا بتاؤں
کسے ہوش تھا تیرے آنے سے پہلے

rekhta

Scanned by CamScanner

گُذرتے تھے روتے ہی دن اپنے لیکن
یہ عالم نہ تھا مُسکرانے سے پہلے

گُذارش ہے اتنی ہی اے برق تجھ سے
مجھے پھُونک دے آشیانے سے پہلے

قیامت سے تھا غائبانہ تعارُف
کسی کی جوانی کے آنے سے پہلے

خمارؔ اُن کو اپنا بنانا مُبارک
مگر پُوچھ لیجے زمانے سے پہلے

○

Scanned by CamScanner

○

اے ہنسنے والو تم سے مرا اک سوال ہے
دیکھا ہے اُن کو بھی جنہیں ہنسنا محال ہے

غم اور زندگی سے جُدا ہو محال ہے
جس کو نہیں ملال اُسے بھی ملال ہے

شکوہ کریں کہ شُکر عجب اپنا حال ہے
وہ زندگی ملی ہے کہ جینا محال ہے

دامن جھٹک کے تم تو الگ ہو گئے مگر
مجھ کو تمام عمر سنبھلنا محال ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

پابندیوں سے ترکِ تعلق پہ ناز تھا
پابل گئے ہیں وہ تو وہی دل کا حال ہے

یہ ہے بہارِ توبہ شکن، وہ ہے میکدہ
اے محتسب! چلا ہیں، ترا کیا خیال ہے

اُن کے کرم سے بھی نہ کوئی بات بن سکی
پہلے بھی جی نڈھال تھا اب بھی نڈھال ہے

ہم نے اُنہیں قریب سے دیکھا ہے بارہا
اپنا جو حال ہے وہی اُن کا بھی حال ہے

کہہ دے یہ طالبانِ خوشی سے کوئی خمار
دل مطمئن نہ ہو تو خوشی بھی ملال ہے

O

Scanned by CamScanner

○

نگاہِ ناز بھی دِل پر گراں معلُوم ہوتی ہے
محبّت چشمِ بد دُور اب جواں معلُوم ہوتی ہے

کہانی میرے ہی گُذرے ہوئے لمحاتِ رنگیں کی
مُجھی کو اب حدیثِ دیگراں معلُوم ہوتی ہے

جھلکتا تو ہے میرے آنسوؤں میں دُکھ بڑا لیکن
جو رنج مُجھ پہ بیتی ہے وہ کہاں معلُوم ہوتی ہے

ازل سے کہہ رہے ہیں عشق کی رُوداد سب لیکن
ابھی تک ابتدائے داستاں معلُوم ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

نظر یوں تو نظر کے ماسوا کچھ بھی نہیں لیکن
اُتر جاتی ہے جب دِل میں سِناں معلوم ہوتی ہے

بلا کچھ سوچے سمجھے ایک ہوجاتی ہیں دو رُوحیں
محبت اِتحادِ ناگہاں معلوم ہوتی ہے

نگاہیں پھر چکیں اُن کی وفائیں ہو چکیں رُسوا
خمارِ زندگی بارِ گراں معلوم ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

ہر چوٹ اُبھر سی جاتی ہے ہر زخم ہرا ہو جاتا ہے
مُدّت میں کوئی جب ہنستا ہے غم اور سوا ہو جاتا ہے

جب گرم جہاں میں معرکۂ تسلیم و رضا ہو جاتا ہے
مُنہ دیکھتی رہ جاتی ہے خرد دل بڑھ کے فدا ہو جاتا ہے

جب حُسنِ پشیماں گھبرا کے مائل بہ وفا ہو جاتا ہے
اس عشق نوازِشِ دُشمن کا حال اور بُرا ہو جاتا ہے

میں عشق سے توبہ کر لوں مگر بجلی یہ گرے گی اوروں پر
اِک میری تباہی سے ناصح کتنوں کا بھلا ہو جاتا ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

ہر چند محبّت راز رہے اِک نغمۂ بے آواز رہے
دُنیا کو خبر ہو جاتی ہے ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے

اللہ کے بندے ہیں وہ بھی ہوتی ہے وَدیعت جن کو خوشی
وہ شبنم و چراغِ رحمت ہیں غم جن کو عطا ہو جاتا ہے

تسلیم کہ ساغر ہاتھ میں ہے اور لب بھی نہیں ہیں دُور مگر
پیمانے کا ہونٹوں تک آنا نادان بلا ہو جاتا ہے

افسانے محبت کے سُن کر سر دُھنتے ہیں دُنیا والے مگر
جب کوئی محبت کرتا ہے ہر شخص خفا ہو جاتا ہے

ملنے کو خمارؔ اِس دُنیا میں ملتے ہیں ہزاروں دوست مگر
اِک مُخلصِ تنہا غم کے سوا ہر دوست جُدا ہو جاتا ہے

○

Scanned by CamScanner

○

آج ہم ناگہاں کسی سے ملے
مدّتوں بعد زندگی سے ملے

شمع کیا، چاند کیا، ستارے کیا
سلسلے سب کے تیرگی سے ملے

پھول کرلیں نباہ کانٹوں سے
آدمی ہی نہ آدمی سے ملے

اُن اندھیروں سے کوئی کیسے بچے
وہ اندھیرے جو روشنی سے ملے

Scanned by CamScanner

خود سے ملنے کو عمر بھر ترسے
یوں تو ملنے کو ہم سبھی سے ملے

غم بھی ہم سے بڑی خوشی سے ملا
ہم بھی غم سے بڑی خوشی سے ملے

زندگی کے سلوک کیا کہیے
جس کو مرنا ہو زندگی سے ملے

ہم پہ گزرا ہے وہ بھی وقتِ خمار
جب شناسا بھی اجنبی سے ملے

○

Scanned by CamScanner

○

جب سے اُس بے وفا سے اَن بَن ہے
زندگی زندگی کی دُشمن ہے

اُن سے کچھ کہنے ہی نہیں دیتی
یہ جو اک چیز دِل کی دھڑکن ہے

ضبطِ گریہ ارے معاذ اللہ
جیسے رَگ رَگ میں آگ روشن ہے

کِس کے جلنے کا تُو نے ذکر کیا
وہ تو ہمدم مِرا نشیمن ہے

Scanned by CamScanner

کس سے تُو شکوے کر رہا ہے تمام
یہ تو ناداں ترا ہی دامن ہے

برسنے کو برسیں گھٹائیں مگر کب
کہ جب جل چکا تھا مرا آشیانہ

یہی تپتی ہوئی راتیں جو اب کاٹے نہیں کٹتیں
یہی اکثر کٹی ہیں چھاؤں میں زُلفِ پریشاں کی

Scanned by CamScanner

دردِ دل میں کمی نہ ہو جائے
زندگی موت سی نہ ہو جائے

اُن سے کرتا تو ہوں گِلہ لیکن
لب تک آ کر ہنسی نہ ہو جائے

ذکر اُن کا نہ چھیڑ اے ناصح
دوستی دشمنی نہ ہو جائے

حشر کی دھمکیاں نہ دے واعظ
حشر برپا ابھی نہ ہو جائے

rekhta
Scanned by CamScanner

دردبڑھتا ہی جا رہا ہے خمار
ضبط اب خودکشی نہ ہو جائے

O

O

سنگ و آہن سے گرانی میں سوا ہوتا ہے
ہائے جب سر ترے زانو سے جُدا ہوتا ہے

لاکھ ارادہ ہو اٹل عشق میں کیا ہوتا ہے
شکوہ کرتا ہوں مگر شکر ادا ہوتا ہے

بندگی نام ہے احساسِ عبودیّت کا
سر جھکے یا نہ جھکے سجدہ ادا ہوتا ہے

ستم و جورِ زمانہ سے نہ گھبراؤ خمار
سنتے آئے ہیں غریبوں کا خدا ہوتا ہے

O

Scanned by CamScanner

یہی تنکے ابھی برہم نظامِ گلستاں کرلیں
مُرتّب ہم اگر اِن کو بہ شکلِ آشیاں کرلیں

محبّت کا کسی کی دے کے جاں بھی اِمتحاں کرلیں
وَفا کے نام پر اِک اور سعئِ رائیگاں کرلیں

غنیمت ہوگیا بنتے ہی بجلی گر پڑی وَرنہ
اِرادہ تھا بہارِ گُل کو جذبِ آشیاں کرلیں

مُحبّت میں کسی سے مِل کے چُھٹ جانا بس ایسا ہے
کہ جیسے نزع کی جانکاہیوں کو جَاوِداں کرلیں

Scanned by CamScanner

وہ رُت بدلی زمانے کی وہ شورِ اُٹھا بہار آئی
خمار اب آؤ دو آہیں بہ یادِ آشیاں کر لیں

○

○

اب شوخیاں کسی کی ہیں قیدِ حجاب میں
طفلی نے انتقام لیا ہے شباب میں

وہ پوچھ بیٹھے پیار سے ہنس کر جو حالِ دل
دامن بھگو بھگو لیا ہم نے جواب میں

سر زانوئے حبیب پہ ہے سو رہا ہوں میں
یارب بلا دے خوابِ اجل میرے خواب میں

تم ہو کہیں خمارِ حزیں اور وہ کہیں
شکوے یہ کس سے ہو رہے ہیں اضطراب میں

○

Scanned by CamScanner

○

کیف و سُرور جو بھی بن، بے حد و بے حساب بن
نشّہ نہ بن، شراب بن، نغمہ نہ بن، رباب بن

مستِ خیال تابہ کے، مستِ شرابِ ناب بن
زاہدِ خود فریب آ، ذرّہ سے آفتاب بن

غافلِ مستیٔ شباب حشر اُٹھا بدل نظام
ہو نہ اسیرِ انقلاب، حاصلِ انقلاب بن

فکرِ کشود و بست کیا، فکرِ بلند و پست کیا
دغدغۂ شکست کیا، موجِ پُر اضطراب بن

Scanned by CamScanner

تیری یہ بے قراریاں ننگِ وفا ہیں اے خمار
خرمنِ شوق پھونک دے عشق میں کامیاب بن

○

○

دیکھتے ہی مجھے دِل والوں نے دِل تھام لیئے
دَرد وہ شئے ہے جسے حاجتِ فریاد نہیں

سمجھے تھے بعدِ ترکِ تعلق پھریں گے دِن!
دیکھا تو ربط اور بھی مُستحکم ہے اِن دِنوں

○

سلام خوشنویس ۶۴ء

Scanned by CamScanner

نیشنل بک ڈپو

rekhta

Scanned by CamScanner

یوٹیوب چینل Roshni TV کے وزٹ کے لئے نیچے ٹچ کریں

روشن کتب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اس گروپ میں وقتا فوقتا آپ کو تفاسیر القرآن، احادیث، اسلامی، تاریخی، مذہبی، سیاسی نفسیاتی، شاعری، فلسفہ، سائنس، سفرنامے، صحت و تعلیم، تنز و مزاح، سوانح حیات، فقہ ناول، تہذیب و تحقیق پر مبنی کتب ملیں گی۔
یہ کتاب اور من پسند کتابیں ڈاک کے ذریعے منگوانے کے لئے رابطہ کریں ۔

ہمارے Whatsapp گروپ میں شامل ہونے کے لئے رابطہ کریں

ہم سے واٹس ایپ کے لئے: 923019452605+

روشن کتب اردو بازار لاہور پاکستان

03019452605

آپ whatsapp پر رابطہ کے لئے اوپر نمبر پر ٹچ کریں

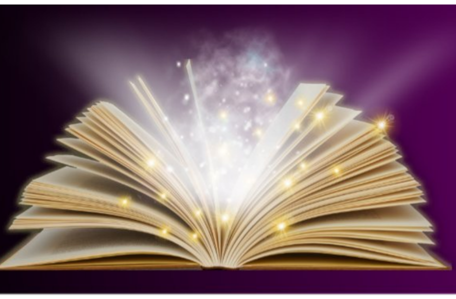

روشن کتب

ڈیجیٹل کتاب اصلی کتاب کا بدل نہیں بن سکتی

گھر بیٹھے بیٹھے اپنی

من پسند کتاب بذریعہ ڈاک دو تین

دن میں حاصل کریں انتہائی مناسب

قیمت پر صرف روشن

کتب کے ذریعے

من پسند کتاب یا اس کتاب کو خریدنے کے لئے نمبر پر کلک کریں

03019452605